136491 ـ ولی نہیں اور منگیتر بھی دوسرے شہر میں ہے نكاح كیسے ہو گا

سوال

میرے لیے كسی ایسی لڑكی سے شادی كیسے ہو سكتی ہے جس كا ولی نہیں ہے اور اس كے لیے مسجد میں بھی حاضر ہونا ممكن نہیں، كیونكہ ہم ایك دوسرے سے بہت دور رہتے ہیں ؟
كیا یہ ممكن ہے كہ میں اپنے ساتھ پیپر لے جاؤں جس میں اس نے لكھا ہو كہ وہ مجھ سے شادی كرنا چاہتی ہے، اور امام مسجد اس كا ولی بن جائے، یہ علم میں رہے كہ امام مسجد نے اسے نہیں دیكھا، اور میرے خیال میں وہ اسے دیكھ بھی نہیں سكتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر لڑكی كا كوئی ولی نہیں تو اس كا نكاح شرعی قاضی كریگا، اور اگر شرعی قاضی بھی نہ ہو تو پھر اس لڑكی كا نكاح مسلمانوں میں مقام و مرتبہ ركھنے والا شخص مثلا مسجد كا امام یا اسلام سینٹر یا كوئی مشہور عالم دین نكاح كریگا، اور اگر یہ بھی نہ ہو تو اس كا نكاح مسلمانوں میں كوئی شخص بھی نكاح كر سكتا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (48992) كا مطالعہ كریں.

نكاح صحیح ہونے كے لیے دو مسلمان گواہ ہونا ضروری ہیں جو ولی كی جانب سے ایجاب و قبول ہونے كی گواہی دیں اور كہ ولی جانب سے خاوند نے یہ نكاح قبول كیا ہے؛ كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" ولی اور دو عادل گواہوں كے بغیر نكاح نہیں ہوتا "

اسے امام بیہقی نے عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت كیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں صحیح قرار دیا ہے.

اگر آپ ایك علاقے اور ملك میں ہوں اور لڑكی دوسرے علاقے میں جیسا كہ آپ نے بیان كیا ہے اور اس لڑكی كا ولی بھی نہ ہو تو پھر اس لڑكی كے ساتھ عقد نكاح كا طریقہ یہ ہے كہ اس لڑكی كے علاقے اور شہر والوں میں سے اس كا كوئی ولی بنےگا چاہے وہ امام مسجد ہو یا اسلامك سینٹر جیسا كہ اوپر بیان ہو چكا ہے.

وہ اس لڑكی سے آپ كے ساتھ نكاح كی رغبت معلوم كریگا اور پھر كسی ایسے شخص كو اپنا نائب بنائیگا جو آپ كے

علاقے میں ہو اور آپ کے ساتھ عقد نکاح کرے، یا پھر آپ اور اس کے درمیان ٹیلی فون یا انٹرنیٹ پر جدید آلات کے ذریعہ عقد نکاح ہو اور اس میں آپ کے پاس یا اس شخص کے پاس دو گواہ موجود ہوں جو آپ کےایجاب و قبول کو سن رہے ہوں.

ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح کے متعلق راجح یہی ہے کہ اگر کھلواڑ سے امن میں ہو تو جائز ہے.

درج ذیل سوال شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے سامنے پیش کیا گیا:

میں ایك ایسی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہوں جس کا والد کسی دوسرے علاقے میں ہے، اور میں مالی حالات یا کسی اور وجہ سے اس علاقے میں نہیں جا سکتا کہ سب اکٹھے ہو کر عقد نکاح کریں اور ایجاب و قبول ہو، تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس کے والد سے ٹیلی فون پر ایجاب و قبول کر لوں وہ کہے کہ میں نے تیرے ساتھ اپنی فلاں بیٹی کا نکاح کیا اور میں اس کے جواب میں کہوں مجھے قبول ہے، اور لڑکی بھی اس پر راضی ہوں، اور اوپن سپیکر کے ذریعہ وہاں دو گواہ بھی اس ایجاب و قبول کو سن رہے ہوں تو کیا یہ نکاح شرعی ہوگا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جو کچھ بیان کیا گیا ہے اگر تو وہ صحیح ہے (اور اس میں کوئی کھیل نہیں) تو اس سے شرعی عقد نکاح کی شروط کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور عقد نکاح صحیح ہو گا "

مزید آپ سوال نمبر (2201) اور (48992) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .